

## حضرت ابراہیم ادہم

### انمول خزانہ

واہ واہ کتنی بات بڑی ہے  
حرفوں میں آواز رکھی ہے  
حرف جڑیں تو لفظ بنے ہیں  
لفظوں میں معنی رکھے ہیں  
لفظوں سے بنتے ہیں جملے  
جملوں کے جوڑ سے بات بنے  
بات میں کیا کیا علم چھپا ہے  
ہم پر اب یہ بھید کھلا ہے  
ہم نے اسکول میں جانا ہے  
ہر حرف ایک خزانہ ہے  
ہم کو یہ سب معلوم نہیں تھا  
یہ تو کرم ہے استادوں کا  
جو لوگ کتابیں پڑھتے ہیں  
دنیا میں آگے بڑھتے ہیں  
پڑھتے جائیں پڑھتے جائیں  
آگے آگے بڑھتے جائیں

ڈاکٹر صفدر

بی، کوہ نور کالونی، پوسٹ وی ایم وی، امراتنی

تھے ابراہیم ادہم جلوہ گرد دربار میں اپنے  
کہ فریادی کوئی حاضر ہوا، کہنے لگا اُن سے:  
”مسافر ہوں، مجھے اپنے محل میں آسرا دے دے!“  
تو ابراہیم ادہم نے کہا:  
”ناداں،“

محل میں اور مسافر کے مکاں میں فرق ہوتا ہے،  
مسافر نے کہا:

”شاہا،  
محل میں تجھ سے پہلے کون رہتا تھا؟“  
”یقیناً کوئی رہتا تھا“  
محل میں بعد تیرے کون ہوگا؟  
”کوئی تو ہوگا“  
”یہ دنیا اک سرائے ہے،“

مسافر آتا جاتا ہے،“

یہ سننا تھا کہ ابراہیم ادہم پر ہوا اک جذب ساطاری  
اُسی شب سلطنت چھوڑی، سدھاری راہ جنگل کی،  
خدا کی یاد میں گزری پھر اُن کی زندگی ساری!

عطاء الرحمن طارق

701/3A، وجیا کو۔ آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، ویشالی نگر،

کے۔ کے روڈ، مہالکشی، ممبئی۔ 400011